

پاکستان میں آئین سازی کی بد قسمتی سے ایک خوشگوار تاریخ ہے۔ 1947 میں آزادی حاصل کرنے کے بعد، پاکستان نے عبوری آئین کی حیثیت سے معمولی ترمیم کے ساتھ 1935 کے ہندوستانی آئین کو اپنایا اور مستقل آئین کے طور پر کام کرنے کے لئے متفقہ دستاویز مرتب کرنے کی پوری کوشش کی۔ تاہم، عجیب و غریب حالات کی وجہ سے، اس میں ملوث امور کی پیچیدگی، اور سیاسی اثراف کی نااہلی کی وجہ سے، اس کام کو پورا کرنے میں انہیں سات سال سے زیادہ کا وقت لگا۔

یہ مضمون اس مسئلے پر تفصیل سے بحث کرنے اور 1950 کی دہائی کے دوران آئین کے فریم کے لئے اٹھائے گئے غیر معمولی وقت کی وجوہات کی نشاندہی کرنے کی کوشش ہے۔

تعارف

1947 میں برطانیہ سے آزادی کے بعد، پاکستان نے عبوری آئین کے طور پر معمولی ترمیم کے ساتھ 1935 کے ہندوستانی آئین کو اپنایا۔ پاکستان کے نام سے جانا جاتا ہے (عارضی آئین) آرڈر 1947، اس نے مشرقی بنگال، مغربی پنجاب، سندھ، NWFP، بلوچستان، اور پاکستان تک رسائی حاصل کرنے والے کسی بھی دوسرے علاقے پر مشتمل پاکستان کی فیڈریشن قائم کی۔ اس عبوری آئین نے ایک مضبوط مرکزی حکومت، ایک قابل تجدید اختیارات کے ساتھ ایک گورنر جنرل، اور انتہائی محدود نمائندگی فراہم کی۔

اسی کے ساتھ ہی، قومی اسمبلی جس نے دستور ساز اسمبلی کی حیثیت سے بھی کام کیا، نے ایک نیا آئین تشکیل دینے پر کام کرنا شروع کیا۔ اس کی ذیلی کمیٹی، بنیادی اصولوں کی کمیٹی (BPC) نے مقاصد کی قرارداد پیش کی جس میں آئین کو تشکیل دینے کے لئے رہنما اصول موجود تھے۔ مقاصد کی قرارداد، جو ملک میں مضبوط مذہبی گروہوں کے خیالات کی عکاسی کرتی ہے، کو 12 مارچ 1948 کو دستور ساز اسمبلی نے منظور کیا تھا۔ تاہم، اس کے بعد، آئین کو مرتب کرنا ایک بہت بڑا کام تھا جو اگلے سات سالوں سے ایک وجہ سے اور ایک وجہ سے پڑی سے اتر گیا۔

کمیٹی، جس کی سربراہی لیاکات علی خان نے کی، 28 ستمبر 1950 کو اپنی پہلی رپورٹ پیش کی جس کی بنیادی طور پر منظوری نہیں دی گئی تھی کیونکہ اس نے دونوں پروں کو مساوی نمائندگی دی تھی حالانکہ مشرقی ونگ کی مغرب سے زیادہ آبادی تھی اور اردو ہی تھاریاستی زبان۔ 16 اکتوبر 1951 کو ان کے قتل کے بعد، دوسرا مسودہ 22 دسمبر 1952 کو خواجہ ناظم اؤدین نے پیش کیا۔ اس نے دو طرفہ قانون سازی کی تجویز پیش کی، کم اور بالائی مکانات کے لئے مساوی نمائندگی (اپر ہاؤس 60 ہر ایک 200) کم ہے۔ یہ دو پروں کی مساوی نشستوں اور ریاست کی زبان کے طور پر اردو کی وجہ سے بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔

تیسرا مسودہ 5 اوسٹی 1953 کو محمد علی بوگرانے پیش کیا تھا۔ بوگرافارمولے کے نام سے جانا جاتا ہے، اس نے آبادی کی بنیاد پر منتخب ہونے والی 300 نشستوں کے نچلے گھر کے ساتھ تفاوت اور تجویز کردہ یکمیرل قانون سازی پر سمجھوتہ کیا (مشرقی بنگال 165، ویسٹ پاک 135) کے 4 یونٹ باقی ہیں۔ اس میں 52 نشستوں پر مشتمل بالائی مکان، 10 سے 15 جزء یونٹ، اور 2 خواتین کے لئے مختص تجویز کیا گیا تھا۔

تاہم، دو سیاسی پیش رفتوں نے سیاسی منظر نامے کی پوری رنگت کو تبدیل کر دیا اور اس کے نتیجے میں، آئین کی تشکیل نے ایک پیچھے والی نشست لی۔

پہلے، مسلم لیگ کو مارچ 1954 میں مشرقی ونگ میں منعقدہ صوبائی انتخابات میں سیاسی جماعتوں کے ہاتھ بٹا کر اتحاد نے مکمل طور پر روکا تھا۔ مشرقی پاکستان میں اقتدار کے مفروضے کے فوراً بعد ہی نئی حکومت کو برخاست کر دیا گیا۔ دوسرا، قومی اسمبلی نے ستمبر 1954 میں ایک بل منظور کیا جس نے گورنر جنرل (GG) کو وزیراعظم کے مشورے پر عمل کرنے پر مجبور کیا۔ جی جی کے لئے یہ بھی لازمی قرار دیا گیا تھا کہ وہ وزیراعظم کو اسمبلی کا ممبر مقرر کریں جو اکثریت کا اعتماد حاصل کرے۔ اپنے اختیار کے کٹاؤ کو دیکھ کر، گورنر جنرل غلام محمد نے 24 اکتوبر 1954 کو اسمبلی کو تحلیل کر دیا۔ جسٹس محمد منیر کی سربراہی میں سپریم کورٹ نے ضرورت کے قانون کے تحت اس فیصلے کو برقرار رکھا۔

مغربی ونگ میں صوبوں کو ختم کرنے اور انہیں ون یونٹ میں تبدیل کرنے کے بعد، 21 جون 1955 کو نئے انتخابات ہوئے، اور دونوں پروں سے 40 ممبروں کو منتخب کیا۔ نو منتخب وزیراعظم چوہدری محمد علی نے آئین سازی کا کام لیا اور اس مقصد کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی نے بل کا مسودہ 9 جنوری 1956 کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کو پیش کیا۔

بنگالی رہنماؤں نے اس بل کی مخالفت کی تھی۔ مشرقی پاکستان میں اوامی لیگ کے رہنما مولانا بھٹانی نے بھی خود مختاری کے لئے علیحدگی کی دھمکی دی۔ بعد میں، ان کی پارٹی نے 29 فروری کو اسمبلی سے واک آؤٹ کیا، جب اسمبلی نے آئین کو اپنایا اور آئین کے افتتاح کے موقع پر سرکاری تقاریب کا بائیکاٹ کیا۔

تاہم، ان کی مخالفت کے باوجود، آئین بنیادی طور پر حکومت ہند ایکٹ 1935 پر مبنی تھا، 23 مارچ 1956 کو نافذ کیا گیا تھا۔ دونوں صوبوں کے مابین برابری کی بنیاد پر منتخب ہونا غیر معمولی قانون سازی تھی۔ اس تسلط کے طور پر پاکستان کی حیثیت ختم ہونے کے ساتھ ہی ملک کو اسلامی جمہوریہ پاکستان قرار دیا گیا۔ حلقہ اسمبلی عبوری قومی اسمبلی بن گئی اور گورنر جنرل اسکندر مرزا نے پاکستان کے پہلے صدر کی حیثیت سے حلف لیا۔

تاخیر کی وجوہات

مذکورہ بالا کی بنیاد پر، ہم پاکستان میں آئین سازی میں تاخیر کی مندرجہ ذیل چھ بڑی وجوہات کی نشاندہی کر سکتے ہیں

اے۔ پاکستان ریاست کی فطرت

برطانوی ہندوستانی سلطنت کے تحلیل کے نتیجے میں 14 اگست 1947 کو آزاد قومی ریاست پاکستان کے طور پر وجود میں آنے والا ملک ایک عجیب و غریب ریاست تھا کہ اسے دو پروں میں تقسیم کیا گیا تھا، ہر ایک کو دشمن کے 1000 میل کے فاصلے پر الگ کیا گیا تھا۔ ایک ونگ کی آبادی زیادہ تھی، خواندگی کی بہتر شرح، اور آئینی معاملات میں زیادہ تجربہ تھا لیکن نوآبادیاتی ناپائیدگیوں کی وجہ سے سیکیورٹی اور گورننس اپریٹس میں معاشی طور پر ترقی یافتہ اور کم نمائندگی کی گئی تھی۔ دوسری طرف، مغربی ونگ علاقے میں بڑا تھا، بہتر ترقی یافتہ، اور مسلح افواج اور بیوروکریسی میں اس کا بہتر حصہ تھا۔ وہ دوا دارے جو نوآبادیاتی بعد کی بیشتر ریاستوں میں زندگی سے زیادہ کردار ادا کرتے ہیں۔ آبادی اور طاقت کے مابین یہ تفاوت تھا جس نے آئین بنانے میں تقریباً ہر مسئلے پر اتفاق رائے تک پہنچنے میں مشکلات پیدا کیں۔

بی۔ مسائل کی پیچیدگی

اگرچہ کسی بھی مسئلے پر اتفاق رائے پیدا کرنا ہر کولن کا کام تھا، لیکن اس میں شامل امور کی تعداد اور پیچیدگی نے ایسا کرنا اور بھی مشکل بنا دیا۔ یہ مسائل ایک غلط تھے

ریاست کی شکل: اگرچہ مغربی پاکستان کے سیاسی طبقہ ایک غیر متزلزل مقننہ کے ساتھ ریاست کی یکجہتی شکل کے حق میں تھے جو مشرقی ونگ سے تعلق رکھنے والے افراد چاہتے تھے کہ وہ وفاقی ریاست کی حیثیت سے ہو ایک دوکیمرل چیمبر اور زیادہ سے زیادہ صوبائی خود مختاری حکومت کی شکل: مغرب کے اوپر والے سیاست دان بھی حکومت کی صدارتی شکل کے لئے زور دے رہے ہیں جبکہ مشرقی ونگ سے تعلق رکھنے والے حکومت کو ویسٹ منسٹر طرز کی پارلیمانی جمہوریت بننا چاہتے ہیں۔

نمائندگی فارمولہ: مشرقی پاکستان ایک آبادی والا ونگ ہونے کی وجہ سے آبادی پر مبنی نچلے چیمبر میں مزید نشستیں مطلوب تھیں جبکہ مغربی سیاست دان چاہتے تھے کہ نشستوں کے مابین کسی طرح کی برابری دونوں پروں کو مختص کی جائے۔ یہ اور زبان کا مسئلہ دو انتہائی متنازعہ تھے۔ مذہب کا کردار: اسلام کو ریاستی مذہب قرار دینے کا کوئی بڑا مسئلہ نہیں لیکن اسلام کی نوعیت اور ان خصوصیات پر سخت بحث ہوئی جنہوں نے پوری قوم کو تقسیم کیا زبان کا مسئلہ: نمائندگی کے فارمولے کے ساتھ، یہ متعدد جہتوں کا سب سے زیادہ متنازعہ مسئلہ تھا۔ ایک طرف صوبوں میں مرکز اور صوبائی زبانوں کے لئے فیڈریشن کی واحد سرکاری زبان کے ساتھ ساتھ صوبوں میں اردو بمقابلہ اردو جبکہ اردو اور بنگالی بطور اردو دوسری طرف ریاستی زبانیں مذکورہ بالا انتہائی اہم امور کے علاوہ، دوسروں نے بنیادی انسانی حقوق خصوصاً اقلیتوں کی ریاستوں کی حیثیت، پاکستان پر عمل کرنے والی ریاستوں کی حیثیت جیسے اسٹیک ہولڈرز کے مابین بھی بہت خراب خون پیدا کیا، معاشی نظام (سرمایہ داری بمقابلہ سوشلزم)، پڑوسیوں اور دنیا کے ساتھ تعلقات وغیرہ

سی۔ ریاستی دستکاری کی حالت

اگرچہ ہندوستان کو مکمل طور پر کام کرنے والی حکومت وراثت میں ملی، لیکن یہ پاکستان کے لئے ایک مختلف بال گیم تھا۔ انتظامی صلاحیتوں، مالی سرمائے اور کاروباری صلاحیت کے بڑے پیمانے پر خروج کے طور پر شروع سے ہی ہر چیز کو شروع کرنا پڑا اس کا مطلب یہ تھا کہ بہت کم لوگ تھے جو سرکاری دفاتر، سماجی خدمات کو چلا سکتے ہیں، مالیاتی ادارے، اور تجارتی کاروباری اداروں، آزادی کے تناظر میں فرقہ وارانہ فسادات کے نتیجے میں ایک ملین سے زیادہ تکلیف دہ مہاجرین کی آمد ہوئی لیکن وہ اس ملک سے توقعات سے بھرا ہوا تھا جو ابھی بھی پیدا نش کے درد سے دوچار تھا، ریاست کی پریشانیوں میں اضافہ کرنا۔

اس کے محراب کی آمد ہندوستان سے درپیش وجودی خطرہ کو شامل کریں اور آپ کے پاس فوری رد عمل کی ضرورت چیلنجوں کی بے حد اور پیچیدگی کی ایک بہترین تصویر ہے۔ ریاستی تعمیر، قومی تعمیر، علاقائی سالمیت وغیرہ کے ان چیلنجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے، آئین سازی کو اس کی اہمیت اور عجلت نہیں ملی، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ نئی قومی ریاست حکومت ہند ایکٹ 1935 کے ساتھ ترمیم شدہ شکل میں آرام دہ تھی

ڈی۔ کمزور سیاسی ثقافت

پاکستان ایم کے بانی کا انتقال۔ اے۔ جناح 11 ستمبر 1948 کو اور اس کے بعد 16 اکتوبر 1951 کو ملک کے پہلے وزیر اعظم، لیاکوٹ علی خان کا قتل، ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا جس نے جمہوری عمل کو پھٹی سے اتارا اور پارلیمانی جمہوریت کا رخ ختم ہونا شروع ہو گیا۔ بد قسمتی سے، ان کے جانشینوں کو جو اس میں کوئی شک نہیں کہ سالمیت کے مردوں میں ملک کو صحیح سمت میں چلانے کے لئے ریاستی جہاز میں کافی سیاسی پختگی اور تجربے کا فقدان تھا اور قوم کو ناکام بنادیا۔

E. مسلم لیگ کی ناکامی

نوآبادیاتی کے بعد کی تمام ریاستوں میں، آزادی کی جدوجہد کی قیادت کرنے والی پارٹی نے نوآبادیاتی ہنگامہ آرائی کے بعد کی مدت میں قیادت فراہم کی۔ بد قسمتی سے، پاکستان کے معاملے میں، مسلم لیگ جس نے کامیابی کے ساتھ آئینی فریم ورک کے اندر آزادی کی جدوجہد کا آغاز کیا تھا اور قانونی ذرائع کا استعمال قوم کو آئینی

جمہوریت کی طرف لے جانے میں ناکام رہا تھا۔ یہ آزادی کی تحریک سے خود کو سیاسی جماعت میں تبدیل کرنے میں ناکام رہا۔ جب آزادی کے نو سال بعد اس نے ایک بھی سالانہ کنونشن نہیں رکھا تو اس نے جمہوری پارٹی کی حیثیت سے اپنی ساکھ کھودی۔ پی ایم ایل کے اندر لڑائی کے ساتھ ساتھ اس کی صفوں میں بدعنوانی کے بارے میں عوامی تاثر کے ساتھ اور فائل نے اس کی اسناد کو ایک سیاسی جماعت کے طور پر ختم کر دیا جس سے قوم کی قیادت کرنے کی صلاحیت ہے۔

F. غیر سیاسی قوتوں کی چڑھائی

کمزور سیاسی ثقافت کے تناظر میں، ملک تیزی سے سول اور فوجی بیوروکریٹک حمایت پر منحصر ہو گیا جس نے شہری اور فوجی مداخلتوں کے لئے جگہ پیدا کی۔ گورنر جنرل کا دفتر جمہوری عمل کے لئے رکاوٹیں پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوا۔ منتخب وزرائے اعلیٰ کو مسترد کرتے ہوئے، صوبوں میں گورنر کا قاعدہ نافذ کیا گیا تھا، حالانکہ وہ اپنے اپنے گھروں میں اکثریت سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ اس کے نتیجے میں، آئین کی تشکیل کے تمام اہم کام کو پچھلی نشست مل گئی

ٹیلیپیس

1956 کے آئین کو عملی طور پر کبھی نافذ نہیں کیا گیا تھا کیونکہ انتخابات نہیں ہوئے تھے۔ یہ ناکام نہیں ہوا، صرف غیر متعلق بنادیا کیونکہ اس پر عمل درآمد کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ بالآخر 7 اکتوبر 1958 کو تقریباً دو سال بعد اس کو منسوخ کر دیا گیا، جب اسمبلیوں کو تحلیل کر دیا گیا اور صدر اسکندر مرزا نے مارشل لاء کا اعلان کیا۔ اس طرح، اتفاق رائے سے متعلق دستاویز کے مسودے کے لئے کی جانے والی تمام کوششیں بیکار ہو گئیں، جس نے ملک کی جڑیں متحدہ قومی ریاست کی حیثیت سے کاٹ دیں۔

1956 کا آئین، جس میں بھی غلطی ہو سکتی ہے، ایک تحریری معاہدہ تھا جس کی اکثریت منتخب نمائندوں نے توثیق کی تھی، جنہوں نے ملک کی آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا تھا، ایک ساتھ رہنے کے ان کے عزم کے لئے۔ اس کے خاتمے نے دونوں پروں کے سیاسی اثرافہ کی طرف سے کی جانے والی تمام کوششوں کو کالعدم قرار دے دیا، جس سے ملک کی جڑیں متحدہ قومی ریاست کی حیثیت سے کاٹ دی گئیں۔